

انسان کی تحقیر اور خُدا کی نصرت

نمبر 3373

ایک خطبہ

شائع شدہ بروز جمعرات، 25 ستمبر 1913

وعظ کیا گیا از جانب سی۔ ایچ۔ سپرجن

میٹروپولیٹن تبشیر خانہ، نیوننگٹن میں

بروز خُداوند کی شام، 12 مئی 1867

"میرے دوست مجھے حقیر جانتے ہیں، پر میری آنکھ خُدا کی طرف آنسو بہاتی ہے۔"

ایوب 20:16

ہم جانتے ہیں کہ ایوب کے غم اُس کے جلال کے لئے قلمبند نہ ہوئے بلکہ ہماری تربیت اور فائدہ کے لئے۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ایوب کے صبر پر غور کریں، اور فی الحقیقت ہم اکثر تقویت، تسلی اور دلاوری پا سکتے ہیں اگر ہم اُس بزرگ مرد کو اُس کی مغمومی کی گہرائیوں میں دیکھیں۔ ہم تو "غم کے لئے پیدا ہوئے ہیں"، اور اگر ہماری پیالی آج رات تلخی سے نہیں بھری، تو ہمیں یہ توقع نہ رکھنی چاہئے کہ بہت دن ہم اپنے منہ میں اُس صبرین کا ذائقہ نہ چکھیں گے۔

تاہم ایک خاص غم ہے جو ہمارے روحانی سفر کے ابتدائی ایام سے تعلق رکھتا ہے، جس کے بارے میں میں آج رات کلام کرنا چاہتا ہوں۔ یہ وہ غم ہے جو اُس وقت جنم لیتا ہے جب ہمارے دوست ہمیں تحقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ غم بعد کے ایام میں ہمیں بالکل چھوٹا سا دکھائی دیتا ہے، پر ابتدا میں یہ ایک "بہت سخت ٹھٹھے کا امتحان" ہوتا ہے، اور نہایت ہی شدید۔ میرا گمان ہے کہ ایک پختہ ایماندار بالآخر اس قسم کی مصیبتوں میں بھی "فخر" کرنے لگتا ہے—وہ اُسے عزت سمجھتا ہے—وہ خوشی اور نہایت شادمانی کرتا ہے جب لوگ مسیح کے نام کی خاطر اُس پر ہر طرح کی بُری تہمتیں باندھتے ہیں۔

پر ابتدا میں شاید کوئی چیز نو آموز ایماندار کو اس سے زیادہ بلانے والی نہ ہو کہ وہ دیکھے کہ اُس کے "بدترین دشمن" تو اُس کے اپنے گھر کے لوگ ہیں، اور وہی جو اُس میں دینداری کی اس نفیس کلی کو پروان چڑھانے اور پرورش دینے والے ہونے چاہئیں، اُسے بے رحمی سے کلی کی حالت ہی میں مَر جھا دینے پر تُلے ہیں۔

پس بغیر مزید تمہید کے، ہم، جیسا کہ رُوح القدس ہمیں تعلیم اور اعانت دے، آپ سے ایک نہایت عام آزمائش کے بارے میں کلام کرنے کی کوشش کریں گے، "میرے دوست مجھے حقیر جانتے ہیں۔" اور پھر ایک نہایت عجیب پناہ اور مشق پر غور کریں گے، "پر میری آنکھ خُدا کی طرف آنسو بہاتی ہے۔"

—اول، پس آئیے ہم غور کریں

۱

- ایک نہایت عام آزمائش۔

میرے دوست مجھے حقیر جانتے ہیں۔" یہ وہ کیا کرتے ہیں؟ وہ مجھے حقیر جانتے ہیں۔ میں آج کی رات اس عبارت کو دین کی خاطر اُٹھائے جانے والے تحقیر پر منطبق کروں گا۔ یہ قریب ہی کا زمانہ ہے، میرے عزیز نو آموز دوستو—میں بالخصوص تم ہی سے خطاب کرتا ہوں—یہ قریب ہی ہے کہ تم پر رُوحانی اثر ہوا۔ قریب ہی ہے کہ تم نے اپنی راہوں پر غور کیا۔ تمہارے اندر ایک واضح تبدیلی آئی ہے۔ تمہارا ذہن سنجیدہ ہو گیا ہے۔ اب تم طالب ہو—نجات کے مشتاق۔ اور اسی سبب سے تمہارے دوست تمہیں تحقیر سے دیکھتے ہیں۔

شاید وہ کہتے ہیں کہ تم اتنے مغموم ہو کہ اُن کے لئے تمہاری صحبت برداشت کرنا ممکن نہیں۔ غالب ہے کہ اُن کی یہ بات درست بھی ہو، اور تم خود بھی اسے محسوس کرتے ہو، مگر وہ نہیں جانتے کہ یہ تمہاری مغمومی کامل خوشی پر انجام پائے گی۔ وہ اس سخت جوتائی کو نہیں سمجھتے جو تمہاری جان میں ہو رہی ہے، جو ایک مسرت بخش فصل کی تیاری ہے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ نیک طبیب اکثر نشتر استعمال کرتا ہے اور زخم کو وسیع کھولتا ہے اس سے پہلے کہ اپنے نرم ہاتھوں سے اُسے باندھے اور شفا بخشے۔

تم غمگین ہو اور تمہاری یہ حالت اُنہیں زیادہ نرمی کرنے اور تمہارے ایمان کو سہارا دینے پر آمادہ کرنی چاہئے تھی، لیکن اس کے برعکس وہ برابر تمہیں کہتے ہیں کہ تمہاری صحبت بالکل ناقابل برداشت ہے—اور یوں وہ تمہیں تحقیر سے دیکھتے ہیں۔ اسی دوران وہ یہ وسوسہ بھی ڈالتے ہیں کہ تمہاری دینی توجہ کسی بُری غرض اور مکر کا نتیجہ ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ تم ریاکار ہو۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ دینداری میں صدق بھی ہو سکتا ہے۔ اُن کے نزدیک سب کچھ ریاکاری ہے۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ جو لوگ مسیح یسوع میں دینداری کی زندگی جینے کی جستجو کرتے ہیں، وہ محض ظاہرداری کرتے ہیں تاکہ کچھ ذاتی فائدہ حاصل کریں۔ تعجب نہ کرنا اگر وہ تم پر یہ تہمت دھریں کہ تم محض دکھاوا کرتے ہو، اگر وہ تمہارے کسی خاص لب و لہجہ کی نقل اُتاریں—اگر وہ ہر ممکن طریقے سے تمہارے منہ پر یہ الزام ماریں کہ تم جھوٹے اور ریاکار ہو۔ اور شاید وہ تمہیں تمہاری کمزوریوں پر بھی چھیڑیں، جو افسوس! بہت زیادہ ہیں، اور سطح کے قریب ہیں، اور اُن کی آنکھوں کو نہایت آسانی سے نظر آ جاتی ہیں۔

قدیم کہاوت ہے، "کتے کو مارنے کے لئے ڈنڈا ڈھونڈنا آسان ہے۔" اور یہ بھی آسان ہے کہ وہ دوست جن کے ساتھ ہم رہتے ہیں ہماری کسی کمزوری کو ابھار لیں، اُسے بڑھا چڑھا کر پیش کریں اور پھر اُسی سے ہمیں ماریں۔ ہمارے لئے اس طور پر جینا کہ انہیں کوئی موقع نہ ملے، نہایت مشکل ہے۔ حتیٰ کہ جب ہم سب سے زیادہ محتاط ہوتے ہیں، تو ہماری یہی احتیاطیت اُن کی نظر میں ریاکارانہ تقدس بن جاتی ہے، اور اگر ہم باریک بینی کریں، تو ہم سخت گیر، بے لچک، اور بدترین بات یہ کہ "پیورٹین" ٹھہرتے ہیں۔

پس ہم جو بھی کریں، ہمیں یہ توقع رکھنی چاہئے کہ کمزوریاں ہمارے کھاتے میں ڈالی جائیں گی۔ یہ سہنا نہایت مشکل ہے۔ اس طرح تمہارے دوست تمہیں حقیر جانتے ہیں۔ اور اسی اثناء میں وہ تم سے یہ بھی کہتے ہیں کہ تم جو کچھ ظاہر کرتے ہو، اُس سے کوئی بھلائی برآمد نہ ہوگی۔ وہ کہتے ہیں یہ محض بڑھیاؤں کی کہانی ہے، ایک چالاک فسانہ۔

انہوں نے کبھی اُس کی قوت کو اپنی جانوں میں نہ آزمایا ہے، اور چونکہ وہ کچھ نہیں جانتے، اس لئے تمہیں کہتے ہیں کھاؤ، پیو اور خوش رہو—یہ اُن کی حماقت ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ناتواں گوشت اور خون پہلی فکر کا مستحق ہے اُس جان سے بڑھ کر جو بلند تر چیزوں کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ بے وقوف ہیں وہ کہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اس تھوڑے سے وقت کے لئے جینا! حکمت ہے اور اُس ابدیت کو بھول جانا جو انتہا نہیں رکھتی

پھر بھی وہ تمہیں یہی کہتے ہیں کہ جب تک جی سکتے ہو جی لو، کہ ہاتھ کا ایک پرندہ جھاڑی کے دو پرندوں سے بہتر ہے، موجودہ خوشی کو جھپٹ لو۔ وہ کہتے ہیں، "اُو کھائیں اور پیئیں، کیونکہ کل ہم مر جائیں گے، اور روحانی جہان اور آنے والی سرزمین اُن لوگوں کے لئے چھوڑ دیں جو ان چیزوں میں دل لگاتے ہیں۔" اور یوں وہ کرخت قہقہے سے دین کو تم سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا تمہیں بھلا دینا چاہتے ہیں۔

پر میرے عزیزو، تم اسے بھلا نہیں سکتے، کیونکہ اگر خُدا تم سے معاملہ کر رہا ہے تو اُس کے تیر تمہاری جان میں پیوست رہتے ہیں۔ جب رُوح الخُدا انسان کے ساتھ معاملہ کرتا ہے، تو خواہ دوزخ کے سب شیاطین اور زمین کے سب گنہگار اُس پر دن بھر ہنسیں، یہ ہنسی اُس کے دل میں اُن تیروں کو اور بھی گہرا کر دیتی ہے۔ وہ جو آنے والے جہان کی قوت کو کبھی محسوس نہیں کرتا، آسانی سے اپنے اقرار سے دستبردار ہو جاتا ہے، پر وہ جسے ایک بار اُس زبردست حل چلانے والے نے پشیمانی کے بل سے جوتا اور جمینداری سے جھاڑ پھونک دی، وہ کبھی اُسے بھلا نہیں سکتا۔

مجھے یاد ہے جب میرے گناہ مجھ پر بھاری تھے، تو میں ایک بادشاہوں کی انجمن کے سامنے بھی شرمندہ نہ ہوتا کہ کھڑا ہو کر اعلان کروں کہ میں جانتا ہوں گناہ نہایت ہی گناہ آلود ہے، اور اُس وقت میں نے سمجھا کہ میری ہلاکت کا حکم خُدا کی طرف سے نکل چکا ہے۔ پھر بھی کوئی کلامی سوچ میرے دل میں نہ تھی، بلکہ میرے ضمیر کے سخت ہاتھ نے انہیں مجھ سے نچوڑ لیا تھا۔

میں جانتا تھا کہ گناہ خُدا کے حضور بُرا ہے اور گناہ میری جان کو ہلاک کرے گا۔ میں کیسے شک کر سکتا تھا جب میری پیشانی پر اپنے ماضی کی یاد میں ہولناک خوف کا پسینہ ابھرا؟ شک و شبہ جلد ہی ہوا میں اڑ گئے۔ اُہ! اگر خُدا تمہارے ساتھ ایسا معاملہ کر رہا ہے، تو اگرچہ بے ایمان دوستوں کی ہنسی نہایت تلخ آزمائش ہے، تو بھی تم اُسے سہو گے اور اُس بھٹی سے نکل کر کچھ نہ کچھ پاک ہی نکل آؤ گے۔ مگر بہر حال، اسی دوران میں یاد دلاتا ہوں کہ ایوب کو بھی کہنا پڑا، "میرے دوست مجھے حقیر جانتے ہیں۔"

یہ لوگ کون ہیں جو تمہیں حقیر جانتے ہیں؟ یہ تمہارے دوست ہیں، اور یہی اُس کو سہنا اور بھی دشوار کر دیتا ہے۔ قیصر نے کہا، "اور تُو بھی، بروٹس!"—"اے بروٹس! تُو بھی خنجر گھونپتا ہے؟" اُسی طرح ہمارے خُداوند کے دُکھوں میں سے ایک نہایت تلخ دُکھ یہ تھا، "جس نے میرے ساتھ روٹی کھائی ہے اُس نے مجھ پر ایڑی اٹھائی۔" ایک نو آموز ایماندار کے لئے یہ سخت ہے کہ وہ اُس باپ کی طرف سے ستایا جائے جس کے فیصلے کو وہ ہمیشہ عزت سے دیکھتا آیا۔ اُس سے بھی زیادہ سخت یہ ہے کہ ایک ایماندار عورت دیکھے کہ اُس کا جیون ساتھی سچائی کی خاطر اُس کے خلاف سخت دل ہے۔ ہائے! یہ شوہر اور یہ بیویاں ہمارے دلوں تک کیسی پہنچ رکھتے ہیں، اور اگر وہ مسیح کے دشمن ہوں تو کیسے زخم لگا سکتے ہیں! "میرے دوست مجھے

حقیر جانتے ہیں۔" اگر یہ صرف دکان کے مزدوروں کا کام ہوتا تو تم پرواہ نہ کرتے۔ تم اُن سے الگ ہو سکتے تھے، پر اپنے ہی گھرانے سے الگ نہیں ہو سکتے۔

تم پرواہ نہ کرتے اگر تمہارے اردگرد کے فحاش گروہ تمہارا مذاق اڑاتے، پر تمہارے کچھ دوست ایسے ہیں جو نیک کردار کے لوگ ہیں، سوائے ایک بات کے۔ ایک چیز اُن میں نہیں، مگر باقی باتیں اُن میں اس درجہ موجود ہیں کہ تمہیں شرمندگی ہوتی ہے کہ وہ بعض پہلوؤں میں تم سے بہتر ہیں، اور پھر اُن کی جانب سے طعنہ سہنا نہایت ہی سخت ہے۔

تم نے یہ اُمید باندھی تھی کہ وہ تم سے ہمدردی کریں گے، تمہیں تعلیم دیں گے اور تمہاری دلجوئی کریں گے۔ پر وہی لوگ جن کی طرف تم نے مدد کے لئے نگاہ کی تھی تمہارے مخالف ہو گئے۔ ایک بات میں کہتا ہوں—اگر وہ جو تمہیں حقیر جانتے ہیں محض "دوست" ہیں، اور تمہارے رشتہ دار نہیں، تو وہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ سچے دوست نہیں، اور اُن کی صحبت سے الگ ہو جاؤ، میں تمہیں منت کرتا ہوں!

لیکن اگر وہ وہ ہیں جن کے ساتھ مشیتِ الہی نے تمہیں ایسے بندھنوں میں باندھا ہے کہ تمہیں اُسے اُس صلیب کا حصہ سمجھنا پڑے گا جو تمہیں اُٹھانی ہے، تو خیر، پھر تمہیں اُس صلیب کو روزانہ اُٹھانا ہوگا، خواہ وہ بھاری اور دکھ دینے والی ہی کیوں نہ ہو، تاکہ تم اپنے خُداوند اور آقا، یسوع مسیح کی پیروی کرسکو۔

جب وہ تین مُقدس جوان بھٹی میں ڈالے گئے، تو وہ کم از کم باہر تھی اور اُن کے مسکن سے دُور تھی، اور اگر خُدا کی ربائی نہ ہوتی تو وہ انہیں ہلاک کر دیتی۔ لیکن اپنے ہی گھر میں بھٹی ہو، اور وہ ہمیشہ دہکتی رہے، اور ہر رات اُس بھٹی میں لوٹنا پڑے، اور ہر دن یہ محسوس ہو کہ انگارے تم پر ڈالے جا رہے ہیں، اور پھر بھی ڈٹے رہنا، اور بدی کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکنا، بلکہ! مسیح یسوع کے سچے خادم ہی رہنا—اہ! یہ آزمائش نہایت ہی سخت ہے

ایوب نے کہا کہ اُس کے دشمن اُس کی تحقیر کرتے ہیں، اور تم کیوں چھوٹے کی اُمید رکھو، یا یہ سمجھو کہ ایوب سے بہتر حال پاؤ گے؟ میری اُمید ہے کہ یہ تمہارے لئے بھلائی کا باعث ہوگا۔ یہ تمہیں بازوئے بشر پر کم تکیہ کرنے والا بنائے گا۔ یہ تمہیں خُدا کی طرف دھکیلے گا، اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہی سب سے زیادہ مضبوط مسیحی بنتے ہیں جنہیں اپنے ہمسایوں سے سب سے زیادہ الگ اور ممتاز ہو کر نکلنا پڑتا ہے۔ یہی تو بہترین برکت ہے۔

عہد شکنوں نے اپنی سوانح میں بتایا ہے کہ اُن کی سب سے خوشگوار گھڑیاں وہی تھیں جب وہ دلدلوں، جنگلوں، پہاڑوں اور اسکاٹ لینڈ کی سنہری گھاسزاروں میں تھے، جب کلیور ہاؤس کے سوار اُن کا پیچھا کر رہے تھے۔ تب مسیح انہیں دہری قیمت پر عزیز معلوم ہوا، جب دُنیا نے انہیں بیابان میں پھینک دیا۔ اہ! مسیح کے ساتھ گفتگو اُس سے زیادہ شیریں نہیں جتنی اُس وقت ہوتی ہے جب اُس کے لوگ اُس کے ساتھ پہاڑ کی سرد ڈھلوان پر چلتے ہیں، جب برف اُن کے منہ پر پڑتی ہے۔ تب وہ اپنی محبت کی چادر اُن پر ڈال دیتا ہے اور اپنی جان کے چشمے اُن پر بہاتا ہے محبت، تسلی اور شادمانی کے۔

تم میں سے کچھ جو سنائے نہیں جاتے شاید یہ خواہش کریں کہ کاش انہیں بھی یہ تجربہ ملے تاکہ وہ ان عزیز لذات اور قُرب کی اُن گھڑیوں کو جان سکیں جو مسیح اپنے لوگوں کو جنگ کے دن اور ایذا کے وقت دیتا ہے۔ تمہارے دوست تمہیں حقیر جان سکتے ہیں، پر "ایک دوست ایسا ہے جو بھائی سے بھی زیادہ ساتھ دیتا ہے۔" اُس کے پاس اُو اور وہ تمہیں حقیر نہ جانے گا بلکہ تمہارا عظیم تسلی دینے والا ہوگا۔

تمہارے دوست تمہیں حقیر جانتے ہیں، مگر کیوں؟ وہ ایسا کرتے ہیں اور تم سبب نہیں جانتے۔ اگر یہ دین کی خاطر ہے تو میرا خیال ہے میں اس کی حکمت جانتا ہوں۔ وہ تمہیں اس لئے حقیر جانتے ہیں کیونکہ تم اُن سے مختلف ہو۔ میں نے ایک بار ایک کناری پرندہ ایک چھت پر بیٹھا دیکھا جو اُس کھڑکی کے سامنے تھی جہاں میں کھڑا تھا، اور چند لمحوں میں ہی تیس یا چالیس چڑیاں اُس پر جمع ہو گئیں اور اُس پر چونچیں مارنے لگیں—اور سبب نہایت ظاہر تھا۔ وہ اُن کے رنگ کا نہ تھا۔

اگر وہ بھی ایک چڑیا ہوتا، اُن کے دھندلے، گرد آلود رنگ کی مانند، تو وہ اُسے چھوڑ دیتے۔ لیکن یہاں تو ایک سنہری پر والا اجنبی دھوپ کے دیس سے آیا تھا اور وہ اُس پر ظلم ڈھانے پر تُل گئے۔ یوں ہی اگر تم جنت کے پرندہ ہو، تو تم نبی کے اُس کلام "کو سچ پاؤ گے،" میری میراث میرے لئے ایک چتکیرے پرندہ کی مانند ہے؛ پرندے اُس کے گرد جمع ہو کر اُس کے مخالف ہیں۔

یوں تم پاؤ گے کہ تمہارے گرد پرندے—کُوے، شاہین اور گدھ—تمہارے مخالف ہیں۔ تم سمجھے نہیں جاتے۔ اگر تم سچے مسیحی ہو تو تمہارا سمجھا جانا ممکن ہی نہیں۔ دُنیا دار کے لئے سب سے بڑی پہیلی ایک مسیحی ہے۔ وہ ایسے اسباب سے متحرک ہوتا ہے جو دُنیا دار کے لئے ناقابل فہم ہیں۔ وہ ایسی اُمیدوں اور خوفوں سے متاثر ہوتا ہے جن کا دُنیا دار کو کچھ علم نہیں۔ وہ تمہارے خُداوند کو نہ پہچان سکے، تو تمہیں کیوں پہچانیں گے؟ انہوں نے جلال کے خُداوند کو مصلوب کیا کیونکہ وہ نہ سمجھے کہ وہ خُدا ہے، اور یوں "ابھی ظاہر نہیں ہوا" کہ تم کیا ہو، اور دُنیا تمہاری قیمت کو صحیح نہیں جانتی۔

تعجب نہ کرو—کچھ شرارت ہے اور کچھ جہالت جو لوگوں کو تمہاری تحقیر پر ابھارتی ہے۔ اگر، میرے عزیز دوست، تم ہورے دل کا مسیحی ہو تو تمہیں یہ امید نہ رکھنی چاہئے کہ تم تحقیر سے بچ جاؤ گے۔ تمہاری زندگی دوسروں کی زندگانی کے خلاف ایک کھلی گواہی ہے۔ تم خدا سے ڈرتے ہو اور وہ نہیں ڈرتے۔ تم ویسے نہیں جی سکتے جیسے وہ جیتے ہیں۔ تم ویسے بات نہیں کر سکتے جیسے وہ کرتے ہیں، اور جب وہ تمہاری خاموشی کو بھی نوٹ کرتے ہیں تو وہ بھی اُن کے لئے باعثِ جہنجہلاہٹ بن جاتی ہے۔

اگر دنیا کو اپنی مرضی ملے، تو وہ کبھی نہ چاہے گی کہ کوئی مسیحی اس میں زندہ رہے۔ "نہیں"، دنیا دار کہیں گے، "یہ آدمی ہماری ضمیر کے لئے مستقل چبھن ہے—یہ ہمارے تکیوں میں کانٹے چبھو دیتا ہے اور ہمیں آرام نہیں لینے دیتا۔" اگر تمہارے ساتھ ایسا ہے تو میں شکر گزار ہوں۔ اور اگر ایسا ہے تو یہ تم پر دوستوں کی تحقیر کے بڑے حصّہ کو واضح کر دیتا ہے۔ مگر میں اس پر زیادہ دیر نہ ٹھہروں گا۔ شاید تمہیں اس کا سبب اپنی اُندھ تجربہ میں زیادہ ظاہر ہو۔

اب اگر تمہارے دوست تمہیں حقیر جانیں تو تمہارے لئے بہترین راہ کیا ہے؟ خیر، اپنے آپ کو صفائی نہ دو۔ بددماغ نہ بنو۔ اُنہیں جواب نہ دو۔ اکثر سب سے بہترین جواب بالکل خاموشی ہے۔ صرف اُس وقت بولو جب تمہیں یقین ہو کہ بولنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔ کبھی تحقیر کے بدلے تحقیر نہ دو۔ یاد رکھو کہ دنیا دار شاید بُرائی کا مقابلہ کرے، مگر مسیح اپنے دوستوں سے کہتا ہے، "میں تم سے کہتا ہوں، بُرائی کا مقابلہ نہ کرو، بلکہ جب کوئی تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اُس کی "طرف پھیر دو۔"

میں جانتا ہوں کہ وہ بہت سے قدیم کلامی حوالہ جات جو مزاحمت نہ کرنے پر ہیں اب پرانے خیال کئے جاتے ہیں—ایسے حصّے جنہیں بائبل میں سے وعظ نہ کیا جائے۔ خیر، جب مجھے آسمان سے اطلاع ملے کہ وہ حوالہ چھپانا ہے یا خاموش کرنا ہے، تو میں اُس پر کچھ نہ کہوں گا، مگر جب تک وہ مجھے وہاں ملتا ہے، مجھے یہ کہنا ہی ہوگا کہ جسے دنیا دار "حوصلہ" اور "اچھا جگر" کہتے ہیں، وہ اکثر محض شیطان کی طرف سے آتا ہے۔

جنگیں اور جھگڑے کہاں سے آتے ہیں؟ وہ تمہاری اپنی خواہشات سے نکلتے ہیں۔ مسیحی کا ستانے والے کو جواب صرف وہی ہے جو سندان دیتا ہے جب ہتھوڑا اُسے مارتا ہے۔ وہ سبتا ہے، سبتا ہے، سبتا ہے—اور سہنے ہی سے ہتھوڑے کو توڑ دیتا ہے۔ یہی وہ طریقہ ہے جس سے کلیسیا فتح پاتی ہے۔ اُس نے کبھی جسمانی ہتھیاروں سے فتح نہیں پائی۔ ہمارے پیورٹین بزرگوں کے لئے وہ بُرا دن تھا جب انہوں نے تلوار اٹھائی۔ اُس نے اس مُلک میں دین کو کچھ بھلا نہ پہنچایا بلکہ میرے خیال میں اُسے عرصہ دراز پیچھے دھکیل دیا۔ کلیسیا کے لئے یہی ہے کہ وہ دُکھ سہے اور سہارے، ایمان اور بھروسہ میں، تاکہ دنیا دیکھ لے کہ سندان ہزار ہتھوڑوں سے زیادہ دیرپا ہے اور وہ سب خاک ہو جائیں تو بھی سندان باقی رہے گا۔ میرے عزیز دوستو! تم پاؤ گے کہ یہی سب سے زیادہ دانائی کی راہ ہے اور سب سے زیادہ مسیحی روش ہے کہ تم پر جو کچھ بھی آئے اُسے سہو اور اُس کا بدلہ نہ دو، سوائے اس کے کہ جو سب سے زیادہ نامہربان ہوں اُن پر تم پہلے سے زیادہ مہربان اور فیاض بنو۔

میں یہ بھی کہوں گا، خبردار رہو کہ تم کسی کو ٹھوکر نہ دو۔ ایک آدمی کے لئے یہ بہت آسان ہے کہ وہ اپنے آپ کو شہید بنا ڈالے جب کہ وہ اُس کے دین کی وجہ سے نہیں بلکہ اُس کے اپنے سخت اور ناگوار طرزِ بیان کی وجہ سے ستایا جاتا ہے۔ بعض لوگ واقعی اپنے اعتقاد میں اتنے درشت ہوتے ہیں، اپنی غیرت میں اتنے سخت، اور اپنی باتوں میں اتنے بے لچک، کہ اگر وہ ستائے جاتے ہیں تو وہ اُن کی روش ستائی جاتی ہے نہ کہ انجیل جس کا وہ اقرار کرتے ہیں۔

لوگوں کو یہ موقع نہ دو کہ وہ تمہارے خلاف منہ کھول سکیں، بلکہ خدا سے دعا کرو کہ وہ تمہیں نہایت دانا بنائے، تاکہ جیسے دانی ایل کے ساتھ ہوا، اُنہیں تمہارے خلاف کچھ نہ ملے، سوائے تمہارے خداوند خدا کے باب میں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور جب ایسا ہو، اور پھر بھی تم اپنے دوستوں کی طرف سے تحقیر سہو، تو اُسے خدا کے ہاتھ سے آیا ہوا سمجھو، اور یوں وہ تمہارے لئے نرم ہو جائے گا۔

خداوند سے پوچھو کہ اُس کا اس میں کیا مقصد ہے، وہ تمہیں کیا سبق دینا چاہتا ہے۔ شاید یہ تمہارا غرور نیچا کرنے کے لئے ہے، یا تمہیں اُس کی خدمت کے لئے اُندھ کی جنگوں یا محنتوں میں مضبوط کرنے کے لئے۔ اور جب تم اُس سے ہدایت کے لئے دعا کر چکو، تو خوشی مناؤ اور نہایت شادمان رہو کہ تمہیں مسیح کے نام کی خاطر کچھ سہنے کا موقع دیا گیا ہے، اور یوں صبر سے تم اپنی جانوں کے مالک ٹھہرو گے۔

خدا کے حضور راستی سے چلو، ویسے جیو جیسے مسیح جیا، اور میرے عزیز دوست، وہ دن آئے گا جب تم یہ سب عداوتیں پیچھے چھوڑ چکے ہو گے اور وہ جو اب تمہارا مذاق اڑاتے ہیں تمہیں عزت دیں گے۔ "جب آدمی کی راہیں خداوند کو پسند آئیں، تو وہ اُس کے دشمنوں کو بھی اُس کے ساتھ صلح کر دیتا ہے۔" اُس وقت شاید بعض تمہاری نرمی اور پاکیزہ چال چلن کے سبب ایمان لے آئیں، اور تمہارے ساتھ مسیحی ہو جائیں، اور یہ تمہارے لئے کتنی بڑی خوشی ہوگی!

اب میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بہت سے تم میں سے تعلق نہیں رکھتا۔ لیکن پھر بھی، مجھے بعض اوقات ایسے کلام کو لینا پڑتا ہے جو خاص حالتوں پر لاگو ہو، بالخصوص جب کہ ان دنوں کئی لوگ نجات پا چکے ہیں۔ ایگری کلچرل پال میں، یہاں، اور دیگر جگہوں پر۔ اور جن کے لئے ضمیر کی خاطر جدوجہد بالکل نئی بات ہے۔ اور ان کے لئے دو ایک تسلی کے الفاظ کہنا مجھے یقین ہے کہ تم برا نہ مانو گے۔

—اور اب ہم خطبہ کے دوسرے حصے کی طرف رُخ کریں گے، اور دیکھیں گے کہ بزرگ اُس میں کس حال میں ہے

II

- ایک نہایت عجیب پناہ اور ریاضت۔

اُس کے دوست اُس پر طعنہ زن تھے، پر اُس نے انہیں جواب نہ دیا۔ بے شک، کبھی اُس کے لبوں پر کوئی سخت کلمہ آیا ہو، مگر اُس کے دل کی توجہ اور رُوح کا رُخ کسی اور طرف تھا۔ اُس نے خُدا کی طرف نظر کی اور انہیں بھلا دیا۔ یہی حکمت ہے۔ جب تُو کسی ابتلا میں اُلجھا ہو، یا کسی شریر کے سبب سے رنجیدہ ہو، اُس بات کو ہمیشہ اپنے دل کو کھانے نہ دے۔

کیا تُو نے کبھی غور کیا ہے کہ ایک چھوٹی سی بات بھی اگر چاہے تو انسان کو کیسا سنا سکتی ہے؟ ایک مکھی کوٹھری میں ہے اور اگر تُو چاہے تو وہ مکھی ایسا ہی تجھے دُکھ دے گی گویا وہ عقاب ہو۔ اُس کی بھنبھناہٹ اگر ہمیشہ کانوں میں رہے تو وہ تجھے ایک پروں والے اڑدبا کی مانند معلوم ہونے لگے گی۔ پر اگر تُو اُسے بھلا دے اور اپنے کام میں لگا رہے، لکھنے یا سوئی کڑھانی میں مشغول ہو، تو وہ چاہے پچاس بار بھنبھنائے، تجھے تکلیف نہ دے گی۔

بہت بابرکت بات ہے کہ جب کوئی بار ایسا ہو جو تُو خود نہ اُٹھا سکے، تو اُسے دعا کے وسیلہ سے خُدا کے حضور رکھ دے، اور یوں اُس پر غالب آ جا۔ میں تجھے بتاؤں کہ میں نے کبھی اپنے مسائل کے ساتھ کیا کیا۔ میں نے انہیں ہر پہلو سے دیکھا، ہر صورت پر غور کیا، ہر تدبیر پر سوچا۔ میں گھبرا گیا، غمگین ہوا، اور سخت دلگیر ہوا۔ آخر میں نے کہا، "اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ سخت خول ہے جسے میں توڑ نہیں سکتا۔" اور فضل کے سبب سے میں نے اُسے جان بوجھ کر ایک طرف رکھ دیا اور کہا، "اب میں اِس پر کبھی نہ سوچوں گا۔ اے خُداوند، میں نے جو کچھ کر سکتا تھا وہ کیا۔ اگر یہ سیدھا نہیں ہوتا تو یہ تیرا معاملہ ہے، میرا نہیں۔ اور میں اِسے ہمیشہ کے لئے تیرے ہاتھ چھوڑتا ہوں۔"

کبھی کبھی یوں ہوتا ہے کہ جیسے ہی تُو اُس معاملہ سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے، وہ آپ ہی درست ہو جاتا ہے۔ بس تیرا اُسے چھیڑنا ہی اُس کی سختی کا سبب تھا۔ تُو اُس وقت نہ دیکھتا تھا، مگر جب تُو ایک طرف ہٹ جاتا ہے تو سارا کام آپ درست ہو جاتا ہے۔ خُدا کی تدابیر کے پہیے ہماری عقل کے پہیوں سے کہیں زیادہ ٹھیک چلتے ہیں۔ جب ہم بالکل بگڑ جاتے ہیں، تب خُدا ظاہر کرتا ہے کہ اُس کی حکمت اور قدرت کیا کچھ کر سکتی ہے۔ سو طعنہ زن دوستوں کو چھوڑ دے اور اپنے خُدا کی طرف جا۔

یہ بڑی رحمت ہے کہ جب لوگ تجھے ردّ کریں، تب تُو خُدا کی طرف جا سکے۔ اگر کوئی اور کان نہ سُنے، خُدا کا کان تو سُنے گا۔ اگر ساری زمین پر کوئی ہمدرد دل باقی نہ رہے، تو آدمی خُداوند یسوع کا دل پھر بھی موجود ہے جس سے فریاد کی جا سکتی ہے۔ اور کبھی نہ ہو گا کہ خُدا کے بیٹے کی شفقت کو بُلا کر پکارا جائے اور وہ جواب نہ دے۔

اے میرے بھائیو! جب سب دروازے بند ہوں، تب بھی فضل کا دروازہ کُھلا رہتا ہے۔ اگر سب بندرگاہیں روک دی جائیں، تو ایک ایسی بندرگاہ ہے جہاں تیرا جہاز لنگر ڈال سکتا ہے، جسے جہنم کے سب دیو بھی بند نہیں کر سکتے۔ وہ ہے لانتہا محبت اور بے خطا نگہداشت کی پناہ گاہ۔ "خُداوند پر ہمیشہ بھروسہ رکھ، کیونکہ خُداوند بہوہ میں ابدی قوت ہے۔" اندھیری گھڑیوں میں، سخت ترین ایام میں، اپنے خُدا کی طرف اُڑ اور وہ تجھے رہائی دے گا۔

مگر عبارت سے ظاہر ہے کہ ایوب کے پاس کچھ نہ رہا سوائے آنکھوں کے آنسوؤں کے۔ اصل عبرانی میں لفظ "آنسو" نہیں ہے، بلکہ ترجمہ میں سہولت کے لئے ڈالا گیا ہے۔ اصل میں لکھا ہے، "میری آنکھ بہا دی۔" اُس کا مطلب یہ ہے کہ صرف آنکھ کے آنسو نہیں بلکہ اُس کا دل ہی بہہ نکلا۔ جیسا کہ بزرگ مفسّر یوسف کیرل نے کہا، "ایوب کا دل اندر جل رہا تھا اور اُس کے دُکھ کی بھاپ قطرات بن کر زمین پر گری۔"

ایوب نے اپنی رُوح کا مغز خُدا کے آگے اُنڈیل دیا۔ بے شک کئی طرح کے آنسو ہیں، پر سب سے بہتر وہ ہیں جنہیں عبارت میں "خُدا کے حضور آنسو" کہا گیا۔ کیا عمدہ موقعہ بنتا ہے اِس پر! "خُدا کے حضور آنسو!" نہ انسان کے لئے گرے، نہ زمین کے لئے، نہ اپنے لئے، بلکہ خُدا کے لئے۔ آنسو جو اُس کی صراحی میں رکھے جاتے ہیں۔ قربانگاہ کے قدموں پر ڈالا گیا ہدیہ۔ آنسو جو خُدا دیکھے، خُدا سُنے، خُدا سوچے، خُدا قبول کرے۔

یہ آنسو محض رونے کے آنسو نہیں، بلکہ توبہ کے آنسو ہیں، خفیہ تنہائی کے آنسو، جو صرف خُدا کے لئے گرتے ہیں۔ کاش کہ ہمارے درمیان کچھ ایسے ہوں جو ان آنسوؤں کا مطلب جانتے ہوں۔ کچھ ایسے بھی ہیں، مجھے اُمید ہے، جو اسی وقت توبہ کے آنسو بہا رہے ہیں۔ ہاں، یہ مبارک آنسو ہیں، توبہ کے آنسو جو صرف خُدا کے لئے بہائے جاتے ہیں۔

بسا اوقات مجھے لوگوں سے اُن کے گناہوں کے باب میں گفتگو کرنی پڑتی ہے۔ کبھی وہ خود چاہتے ہیں کہ میں کروں، اور جب میں نے اُن کے گناہوں کو اُن کے سامنے اصلی صورت میں رکھا، تو آنسو بہے۔ مگر وہ آنسو اس لئے کہ گناہ نے جوان کی ساکھ کو بگاڑا۔ آنسو اس لئے کہ اُس نے دوستوں کو دُکھ پہنچایا۔ آنسو اس لئے کہ ایک ماں کا دل غمگین ہوا۔

اب، جب میں نے یہ سب آنسو دیکھے ہیں تو میں ان پر خوش ہوا ہوں، جیسے بھی وہ تھے؛ لیکن وہ سب آنسو نہیں ہیں جن کی ہمیں ضرورت ہے۔ اگر تُو محض ایک آنسو بہا سکے، اس سبب سے کہ تیرے گناہ نے خُدا کو رنجیدہ کیا، تو وہ ایک آنسو دوسرے سب آنسوؤں کی بوتل سے زیادہ قیمتی ہے۔ گناہ کو خُدا کے رُوپ کی روشنی میں دیکھنا ہی دراصل اُس کو دیکھنا ہے۔ داؤد نے ٹھیک کہا جب اُس نے کہا، ”تیرے ہی خلاف، ہاں تیرے ہی خلاف میں نے گناہ کیا ہے اور یہ بُرائی تیری نظر کے“ سامنے کی ہے۔

اے میرے عزیز سننے والے، شاید تُو اس لئے بہت غمگین ہو کہ تُو نے بُرا کیا اور اُس سے تجھے مُصیبت آئی؛ شاید تُو اس لئے رنجیدہ ہے کہ تُو اپنی پُرانی حیثیت واپس نہ پا سکا، مگر یہ وہ توبہ نہیں جو تجھے خُدا کے سامنے فائدہ دے سکے۔ لیکن اگر تُو اس لئے غمزدہ ہے کہ تُو نے خُدا کو دُکھ دیا ہے، اگر تُو بگڑے ہوئے بیٹے کی مانند کہتا ہے، ”اے باپ! میں نے آسمان کے خلاف اور تیری نظر میں گناہ کیا ہے،“ تو یہ آنسو خُدا کے حضور آنسو ہیں، اور وہ اُنہیں قبول کرتا ہے۔

اگلی قسم کے آنسو وہ ہیں جو خوابش کے آنسو ہیں۔ کاش کہ یہ اکثر بہائے جاتے! وہی دعائیں خُدا کے سامنے قبولیت پاتی ہیں جو آنسوؤں کے ساتھ نمکین ہوں۔ افسوس ہے کہ اکثر ہم ویسے دعا نہیں کرتے جیسے ہمیں کرنی چاہئے؛ لیکن اگر ہمیں غالب آنا ہے، یعقوب کی مانند، تو ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ یعقوب نے فرشتہ کے ساتھ کشتی کی اور غالب آیا۔ وہ گریہ جو دل کی کشتی کو ظاہر کرتا ہے اکثر وہ کر دکھاتا ہے جو کچھ اور نہیں کر سکتا، اور ہمیں بڑی برکتیں ملتی ہیں۔

ہم سب نے محسوس کیا ہے کہ آنسو ہمارے دل اور جذبات پر کتنا اثر ڈالتے ہیں؛ لیکن آنسو خُدا پر کیا اثر کرتے ہیں، اسے کون بیان کر سکتا ہے؟ یسوع کا خون جو کچھ وہ چاہتا ہے اُس کی ضمانت دیتا ہے، اور جب ہمارے آنسو اُس کے خون کی طرف نظر کر کے اُس کا سہارا لیتے ہیں تو وہ آنسو کبھی رَد نہیں کئے جاتے۔

اے میرے عزیز سننے والے! اگر تُو کو آرام نہیں ملتا، تو دعا کرنا بند نہ کر جب تک کہ تُو پا نہ لے۔ اگر تُو چاہتا ہے کہ تیرے گناہ معاف ہوں، اور تُو نے مدت سے اس کے لئے دعا کی ہے—بہتوں یا مہینوں تک—تو آج پھر دعا کر، اور دعا چھوڑ نہ جب تک کہ تُو جان نہ لے کہ تُو نے خُدا پر غالب پایا ہے۔ کیا تُو ہلاکت برداشت کر سکتا ہے؟ کیا تُو دُور پھینکے جانے کو سہار سکتا ہے؟ اگر نہیں، تو پھر لگاتار دعا کر۔ مذبح کے سینگوں کو پکڑ لے اور یہ عہد باندھ، ”میں تجھے نہ چھوڑوں گا جب تک کہ تُو مجھے برکت نہ دے۔“ پھر، جب آنسو بہیں گے، تُو پا لے گا۔ جب تیرا دل خُدا کے سامنے بہ جائے گا، تب خُدا تجھ سے کہے گا، ”تیرے گناہ معاف ہوئے؛ سلامت چلا جا۔“

مزید یہ کہ یہ آنسو دوسرے لوگوں کی خاطر بھی بہائے جا سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے پیاروں کی نجات کے لئے زیادہ آنسو بہاتے اور دعا میں اُن کے لئے زیادہ جوش رکھتے تو ہم اُن کے لئے زیادہ غالب آتے۔ ہم یہ توقع نہیں رکھ سکتے کہ ہمارے بچے نجات پائیں گے اگر ہم اُن پر روئیں نہیں۔ ہم اپنی جماعت کے لئے برکت کی اُمید نہیں کر سکتے جب تک کہ ہمارا دل اُن کے لئے خون نہ کرے۔

اور جب میں کہتا ہوں ”آنسو،“ تو میرا مطلب صرف آنکھوں سے بہنے والے قطرے نہیں؛ کیونکہ ہم میں سے کچھ رو ہی نہیں سکتے، خواہ ہماری جان اُس پر موقوف ہو؛ مگر پھر بھی ہم، اگرچہ کوئی پانی کے قطرے نہ بہائیں، پھر بھی وہ بہترین آنسو بہا سکتے ہیں—وہ آنسو جو خوشبودار مَر کی مانند سب دیکھنے والے خُدا کے مذبح پر گرتے ہیں۔ اُہ! ہمیں یہ محسوس کرنا چاہئے کہ ہم انسانوں کو مرنے نہ دیں۔ ہمیں ایسا محسوس کرنا چاہئے جیسے ہم خود مرجائیں گے اگر وہ ہلاک ہوئے۔ ہمیں اتنے بے قرار اور سنجیدہ ہونا چاہئے کہ ہم نہ سو سکیں، نہ چین سے رہ سکیں جب تک کہ فلاں فلاں اشخاص خُدا کی طرف رجوع نہ کریں اور یسوع میں سلامتی نہ پائیں۔ اگر ہمارا یہی رُوح ہو تو ہم اپنی آرزو پائیں گے اور اپنے پیاروں کو نجات یافتہ دیکھیں گے۔

پس یوں دکھائی دیتا ہے کہ ایوب نے اپنے دُشمنوں سے معاملہ کرنے کی بجائے اپنے خُدا کے ساتھ معاملہ کیا، اور جب الفاظ نے اُس کا ساتھ نہ دیا تو اُس نے آنسوؤں کی بلیغ فصاحت سے التجا کی، اور یوں خُدا کے دل میں راہ پا کر، ایمان کے وسیلہ اُس آنے والے فدیہ دہندہ کے لائق ہونے پر آرام کیا۔ تم بھی ایسا ہی کرو، اے میرے عزیزو! اور خُدا تمہیں وہ برکت دے گا جس کی تمہیں ضرورت ہے۔

لیکن تم میں سے بعض کہتے ہو، ”میں تو کبھی خُدا کے حضور روؤں گا ہی نہیں۔ میرا اُس سے کوئی لینا دینا نہیں۔“ نہیں! مگر اُس کا تم سے لینا دینا ہوگا۔ اگر اب تُو اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرے گا تو ایک دن ضرور کرے گا، لیکن وہ دن اُس وقت ہوگا جب توبہ کرنے میں دیر ہوچکی ہوگی۔ یہاں زمین پر توبہ کے آنسو فضل کی علامت ہیں؛ مگر ہلاکت میں رونے کے آنسو صرف ”کڑوی اور تباہ کن ندامت کی علامت ہوں گے۔“ وہاں رونا اور نوحہ کرنا اور دانت پیسنا ہوگا۔

آہ! کاش کہ رُوحُ القُدس ہمیں ابھی اور یہیں گناہ کی پہچان دے، جب کہ اب بھی رحمت کی اُمید ہے، تاکہ ہم یسوع کے زخموں کی طرف دوڑیں، اُس کے خون میں ڈھلیں اور نجات پائیں؛ کیونکہ اگر نہیں، تو یقین رکھو کہ ہم ایک دن گناہ کی پہچان ضرور پائیں گے، مگر اُس وقت جب گناہ کبھی معاف نہ ہوگا، بلکہ وہ نہ مرنے والا کیڑا، یعنی خود الزام دینے والا ضمیر، ہمیشہ ہمیشہ ہمیں کچوکے لگاتا رہے گا۔

اے میرے عزیز سننے والے! یہ نہ کہہ کہ تُو توبہ نہیں کرسکتا، اور اس پر فخر نہ کر۔ بے وقوفی نہ کر، بلکہ خُدا سے مانگ کہ وہ تیرا پتھر دل توڑ دے اور تجھے توبہ کی توفیق بخشے۔ نرم دل ایسا انعام ہے کہ تُو اُس کے لئے اپنے آپ پر ماتم کرسکتا ہے جب تک کہ خُدا وہ تجھے دے نہ دے۔ لیکن یاد رکھ کہ یسوع مسیح نرم دل بخش سکتا ہے۔ یہ عہد کے ان انعاموں میں سے ایک ہے جن کا وہ ضامن ہے۔ ”میں اُن کو نیا دل دوں گا اور اُن کے اندر نیک رُوح ڈالوں گا۔ میں اُن کے پتھر کے دل کو نکال ڈالوں گا اور اُن کو گوشت کا دل بخشوں گا۔“

اس عہد کے وعدے پر اصرار کر، اور اگر تُو اب یسوع پر ایمان لاتا ہے اور اُس پر بھروسہ کرتا ہے، تو تجھے وہ نیا دل ملے گا۔ تجھے ایسا دل ملے گا جو خُدا کے سامنے رو سکے، اور یوں تُو یسوع کی راستبازی کے سبب قبول کیا جائے گا، اور تیرے آنسو اور دعائیں قبول ہوں گی۔

شاید میں کبھی تم میں سے بعض سے دوبارہ نہ بولوں؛ لیکن آہ! میری خواہش ہے کہ یہ خیال تمہارے دل میں رہے، کہ مسیح کے لئے دُکھ اُٹھانا عزت ہے، اور خُداوند کے سامنے رونا حقیقی خوشی ہے۔ مگر اگر تُو نے دل میں اُن کا استہزاء کیا ہے جو سنائے جاتے ہیں، تو اُس دن کو یاد رکھ جب مسیح آئے گا اور اُس کے سب مقدس فرشتے اُس کے ساتھ ہوں گے۔ اگر تُو اب مسیحیوں پر بنستا ہے تو پھر نہ ہنسے گا بلکہ ماتم کرے گا۔ اُس دن تیرا گیت—یا یوں کہہ، تیرا نوحہ—اُس گانے سے بالکل مختلف ہوگا جو آج تُو گاتا ہے۔

آہ! کاش کہ اب، جب تک زندگی باقی ہے اور رحمت کا دن ابھی ختم نہیں ہوا، تُو یسوع کو تلاش کرے، اُس کی اُمت میں شامل ہو، اُس کا صلیب اُٹھا لے، تاکہ آخرکار اُس کا تاج پہن سکے، اگر ابھی اُس کے دُکھ اور رسوائی میں شریک ہونا پڑے، تو اُس کی جلال میں شریک ہوکر خوشی منائے۔

خُداوند آپ سب کو یہ فضل عطا کرے! آمین۔

تفسیر از طرف سی۔ ایچ۔ اسپرِجن
زُبُور 22:1-22؛ غزل الغزلات 7:1-1، 7:2-1

زُبُور 22

کھڑے ہو جاؤ اور صلیب پر مسیح کی طرف نظر کرو، اور ان الفاظ کو اُس کے کلمات سمجھو۔ وہ خود اس عجیب زُبُور کی بہترین تفسیر ہے۔

آیات 1-2. ”اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ تُو کیوں میری مدد سے اور میری دہاڑ کے کلمات سے ”اتنا دُور ہے؟ اے میرے خُدا، میں دن کو پُکارا کرتا ہوں، پر تُو جواب نہیں دیتا؛ اور رات کو بھی اور میں خاموش نہیں رہتا۔ گتسمنی!—پہی کلید ہے—ایک دعا جو اُس وقت قبول نہ ہوئی: ”اگر ممکن ہو تو یہ پیالہ مجھ سے تُل جائے۔“ یہ ممکن نہ تھا۔“ اُسے پیالہ پینا ہی تھا۔ ”رات کو بھی میں خاموش نہیں رہتا۔“

”آیت 3. ”پر تُو قُدوس ہے، جو اسرائیل کی حمدوں پر تخت نشین ہے۔“

کوئی سخت خیال خُدا کے بارے میں نہیں، حتیٰ کہ جب مسیح کو چھوڑ دیا گیا۔ ایک ترک شدہ مسیح پھر بھی باپ سے چمٹا رہتا ہے اور اُسے کامل قُدوسیت کا جلال دیتا ہے۔

آیات 4-6. ”ہمارے باپ دادا نے تجھ پر توگّل کیا؛ اُنہوں نے توگّل کیا اور تُو نے اُن کو چھڑایا۔ اُنہوں نے تجھ سے فریاد کی اور چھڑائے گئے؛ اُنہوں نے تجھ پر توگّل کیا اور شرمندہ نہ ہوئے۔ لیکن میں کیڑا ہوں اور آدمی نہیں؛ آدمیوں کا طعنہ اور اُمت کا

”حکیر۔
مسیح ہمارے واسطے کس قدر پست ہوا۔ نہ صرف آدمی تک، بلکہ اُس سے بھی نیچے! کبھی کوئی خُدا ترس انسان خُدا سے ترک نہ ہوا، اور پھر بھی یسوع ہوا۔ پس وہ ہم سب سے بھی نیچے اُترا جب وہ درخت پر لٹکا ہوا ”آدمیوں کا طعنہ اور اُمت کا حکیر“ ٹھہرا۔

آیات 7-8. ”سب جو مجھے دیکھتے ہیں مجھ پر ہنستے ہیں؛ وہ ہونٹ چڑاتے ہیں، سر ہلاتے ہیں، کہتے ہیں، اُس نے خُداوند پر توکل کیا کہ وہ اُسے چھڑائے؛ اگر وہ اُسے چاہتا ہے تو اُسے چھڑائے۔
کیا یہ وہی کلمات نہ تھے جو صلیب پر کہے گئے؟ افسوس! وہ نہ جانتے تھے کہ اُس نے اوروں کو بچایا۔ خود کو وہ نہ بچا سکا، کیونکہ بے نظیر محبت نے اُس کے ہاتھوں کو پیرے کے کیلوں کی مانند وہاں باندھ رکھا تھا۔

آیات 9-10. ”لیکن تُو ہی ہے جس نے مجھے رحم سے نکالا؛ تُو ہی نے مجھے ماں کی چھاتیوں پر توکل کرنا سکھایا۔ میں رحم“ بی سے تجھ پر ڈال دیا گیا؛ ماں کے بطن ہی سے تُو میرا خُدا ہے۔
وہ اپنی عجیب پیدائش کو یاد کرتا ہے۔ وہ درحقیقت ابتدا ہی سے خُدا کا تھا۔

”آیت 11. ”مجھ سے دُور نہ ہو، کیونکہ مصیبت نزدیک ہے، اور کوئی مددگار نہیں۔
سب جاچکے ہیں۔ پطرس اور باقی سب بھاگ گئے۔ کوئی مددگار نہیں۔ اور وہاں فریسی اور فقیہ اور قوم کے بڑے کھڑے ہیں۔

آیات 12-14. ”بہت سے سائنٹوں نے مجھے گھیر لیا ہے؛ باشان کے زور اور سائنٹوں نے مجھے گھیرا ہے۔ وہ اپنا مُنہ پھاڑتے ہیں“
”مجھ پر، پھاڑنے والے اور دہاڑنے والے شیر کی مانند۔ میں پانی کی مانند بہا دیا گیا۔
سب کچھ تحلیل ہو گیا۔ کچھ بھی جڑ کر قائم نہ رہا۔ بالکل ختم اور بکھر گیا۔

”آیت 14. ”اور میری سب ہڈیاں اکھڑ گئی ہیں؛ میرا دل موم کی مانند ہے۔
”اُس نے اندرونی تب بخار محسوس کیا جو صلیب کے زخموں کے باعث اُس پر چھا گیا۔“ میرا دل موم کی مانند ہے۔

آیات 14-16. ”وہ میرے اندر پگھل گیا ہے۔ میری قوتِ صراحی کے ٹکڑے کی مانند خشک ہو گئی ہے؛ اور میری رُبان میرے“
”تالو سے چپک گئی ہے؛ اور تُو نے مجھے مٹی کی موت میں لادیا ہے۔ کیونکہ کتوں نے مجھے گھیر لیا ہے۔
”وہاں وہ شریر ہجوم ہے۔ رُبان نکالتے اور اُس پر ٹھٹھے مارتے ہوئے۔“ کیونکہ کتوں نے مجھے گھیر لیا ہے۔

”آیت 16. ”شریروں کی جماعت نے مجھے گھیر لیا ہے۔
صبح کی ہرنی اب کتوں کے نرغے میں ہے۔ وہ نکل نہیں سکتا۔

آیات 16-17. ”انہوں نے میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھیدے ہیں۔ میں اپنی سب ہڈیاں گِن سکتا ہوں؛ وہ مجھے تاکتے ہیں، مجھے“
”گھورتے ہیں۔
اُس پاک اور حیا دار جان یسوع کے لئے یہ نفرت انگیز بھیڑ کی گندی نظریں کس قدر ہولناک تھیں، جب وہ اُس پر نگاہ جما کر بے حیائی سے گھورتے تھے۔

آیات 18-22. ”وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں، اور میرے بُرقع پر قرعہ ڈالتے ہیں۔ لیکن تُو، اے خُداوند، مجھ سے دُور نہ ہو؛ اے میری قوتِ جلدی سے میری مدد کو آ۔ میری جان کو تلوار سے چھڑالے؛ میری عزیز جان کو گتے کے قبضہ سے۔
مجھے شیر کے مُنہ سے بچا لے؛ اور تُو نے مجھے جنگلی بھیہنوں کے سینگوں سے سن لیا ہے۔ میں تیرے نام کو اپنے بھائیوں“
”پر ظاہر کروں گا؛ جماعت کے بیچ میں میں تیری حمد کروں گا۔
وہ سُورج جو تاریک ہوا تھا، اب پھر چمکنے لگا۔ نجات دہندہ کے غم تمام ہو گئے۔ اُس کے دل پر سکون چھا گیا۔ وہ یہ کہنے ہی کو ہے، ”یہ تمام ہوا،“ اور اُس کا دل تسلی پا گیا۔ ہم وہیں پر اِس عبارت کو چھوڑتے ہیں۔

غزل الغزلات 1

اب، ہماری اُس سے محبت کے بارے میں، غزل الغزلات کے پہلے باب کی چند آیات پڑھیں۔
تم اُس محبوب سے آشنا ہو چکے ہو، جو اپنے ہی خُون سے سرخ ہے، پر کبھی اِتنا حسین نہ تھا جتنا اپنی مصیبت میں۔

”آیات 1-2. ”غزل الغزلات، جو سلیمان کی ہے۔ کاش وہ مجھے اپنے مُنہ کے بوسوں سے بوسہ دے۔
کوئی نام نہیں۔ کیا کوئی نام چاہیے بھی؟ ہمارے سب سے عزیز محبوب کے لئے کون سا نام کافی ہے؟ وہ محبت کی شدت کے“
”باعث سیدھا مضمون میں کود پڑتی ہے۔ وہ نام کو بھول جاتی ہے۔“ کاش وہ مجھے اپنے مُنہ کے بوسوں سے بوسہ دے۔

آیات 2-3. ”کیونکہ تیری محبت مے سے بہتر ہے۔ تیرے اچھے عطر کی خوشبو کے سبب تیرا نام انڈیلے ہوئے عطر کی مانند ہے، اسی لئے کنواریاں تجھ سے محبت رکھتی ہیں۔“
 اُس نام میں ایسی مٹھاس ہے۔ یہ ایسا نہیں جیسے عطر کا ڈبہ بند ہو، بلکہ جیسے خوشبو جو ساری کوٹھڑی کو بھر دیتی ہے۔
 یسوع کی فضیلت ایسی شیریں ہے کہ وہ خود آسمان کو بھی معطر کرتی ہے۔ وہ خوشبو کلوری پر ہی نہ جانی گئی، بلکہ ساتویں آسمان تک مشہور تھی۔

آیت 4. ”مجھے کھینچ لے، ہم تیرے پیچھے دوڑیں گے۔“
 ”ہم مسیح کے قریب ہونا چاہتے ہیں، لیکن نہیں ہوسکتے۔“ ”مجھے کھینچ لے،“ ہم پُکارتے ہیں، ”ہم تیرے پیچھے دوڑیں گے۔“
 آیت 4. ”بادشاہ مجھے اپنی کوٹھڑیوں میں لے آیا ہے؛ ہم تجھ میں شادمان ہوں گے اور خوشی کریں گے؛ ہم تیری محبت کو مے سے بڑھ کر یاد کریں گے؛ راستباز تجھ سے محبت رکھتے ہیں۔“
 جب ہم اُس کی میز پر آئیں گے تو مے ہمیں اُسے یاد رکھنے میں مدد دے گی، پر ہم اُسے مے سے بھی زیادہ یاد کریں گے۔

آیت 5. ”اے یروشلم کی بیٹیو، میں سیاہ ہوں، پر حسین ہوں؛ قیدار کے ڈیروں کی مانند، سلیمان کے پردوں کی مانند۔ ایماندار ایک عجیب تضاد ہے۔ وہ اپنے آپ میں سیاہ ہے، مگر مسیح میں حسین ہے۔ اپنے آپ میں وہ قیدار کے دھوئیں سے سیاہ ڈیروں کی مانند ہے—لیکن اپنے خداوند میں سلیمان کے پردوں کی مانند حسین اور جلیل ہے۔“

آیات 6-7. ”مجھ پر نگاہ نہ کرو، کیونکہ میں سیاہ ہوں، کیونکہ آفتاب نے مجھ پر نظر کی؛ میری ماں کے بیٹے مجھ پر قہرناک ہوئے؛ انہوں نے مجھے تانکستانوں کی رکھوالی پر لگایا، لیکن اپنا تانکستان میں نے نہ رکھا۔ مجھے بتا، اے وہ جس سے میری جان محبت رکھتی ہے، تُو کہاں چرائی کرتا ہے، کہاں اپنے ریوڑ کو دوپہر کو آرام دیتا ہے؛ کیوں کہ میں تیرے ساتھیوں کے ریوڑوں کے پاس پھرنے والی سی کیوں بنوں؟“

باب 2

آیت 1. ”میں سارون کا گل نرگس اور وادیوں کی سوسن ہوں۔ وہ ایسا ہی ہے، بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ قدرت اُس کی خوبصورتیوں کو جتانے کو ایسے رنگوں کو ملاتی ہے جو ناشنا ہیں۔ وہ اتنا جلیل ہے گل نرگس اور سوسن دونوں ایک ساتھ سفید ہے اُس کی جان، بے عیب؛“
 ”اور لال ہے اُس خون سے جو اُس نے میرے لئے بہایا۔“

آیت 2. ”جیسے کانٹوں کے بیج میں سوسن ہے، ویسے ہی میری محبوبہ بیٹیوں کے درمیان ہے۔ اُس کی کلیسیا کانٹوں کی جھاڑی میں ایک حسین سوسن کی مانند نمایاں ہے—خُدا اور منفرد—اکثر ڈکھ سہتی ہے، وہاں کھڑی ہے جہاں نہیں چاہتی، مگر مقابلتاً اور زیادہ حسین لگتی ہے۔ اور اگر مسیح اپنی کلیسیا کی تعریف کرتا ہے، تو کلیسیا بھی اُس کی تعریف کرتی ہے۔“

آیات 3-4. ”جیسے جنگل کے درختوں میں سیب کا درخت ہے، ویسا ہی میرا محبوب بیٹوں میں ہے۔ میں نے اُس کے سائے تلے بڑی خوشی کے ساتھ بیٹھا، اور اُس کا پھل میرے لئے شیریں تھا۔ اُس نے مجھے ضیافت خانہ میں لایا، اور اُس کا جھنڈا جو میرے اوپر ہے، محبت ہے۔“
 وہ اِس قدر مسرور ہے کہ برداشت نہ کرسکتی۔ وہ برکت کی شدت سے گویا بیہوش ہونے کو ہے۔

آیات 5-7. ”مجھے مے کی صراحیوں سے سنبھالو، مجھے سیبوں سے دلآسی دو، کیونکہ میں محبت کی وجہ سے بیمار ہوں۔ اُس ... کا بایاں ہاتھ میرے سر کے نیچے ہے، اور اُس کا دہنا ہاتھ مجھے بھیجتا ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو، میں تمہیں قسم دیتا ہوں

آیت 7. ”ہارنوں اور میدان کی ہرنیوں کی قسم، کہ میرے محبوب کو نہ جگاؤ اور نہ اٹھاؤ جب تک وہ خود نہ چاہے۔ اگر میری اُس کے ساتھ رفاقت ہے—اگر میں اُس کی صلیب کے قریب ہوں—اگر میں اُس کی محبت کو پی رہا ہوں—اے! مجھے روک نہ دینا۔ مجھے بلانا نہیں۔ یہ جادو نہ توڑو۔ بلکہ مجھے اِس مبارک خواب میں جانے دو—جو حقیقت سے بھی زیادہ سچا ہے—یہاں تک کہ میں اُس سے روبرو دیکھوں، جب دن نکلے اور سائے بھاگ جائیں۔“